بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✲ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** قادیان

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۷ رماہ وفا ۱۳۲۲ہش | ۴ رجب ۱۳۶۲ھ | ۷ رماہ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۶ رماہ وفا ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع ملی ہے کہ حضور کو رات کھانسی زیادہ رہی۔ ٹمپریچر نہیں لیا گیا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے بدستور دعائیں کرتے رہیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سکرٹری صاحب ٹاؤن کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال جو اشخاص ہوس ٹیکس معہ بقایا (اگر کوئی ہو) کی ادائیگی ۱۵ رجولائی ۱۹۴۳ء تک کر دیںگے۔ انکو ۲ ارفی

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ رجب ۱۳۶۲ھ

اسلام کی ترقی کا خواب اور اس کی تعبیر

کل کے پرچہ میں لکھا جا چکا ہے کہ بعض مسلم زعماء کی طرف سے یہ تحریک ہو رہی ہے۔ کہ ایک تبلیغی ادارہ کھولا جائے۔ تبلیغی مرکزی لائبریری۔ پریس اور قومی بیت المال قائم کیا جائے۔ اس سے قبل اسلامی جماعت کی تحریک اور مودودی صاحب کی تحریک دارالاسلام وغیرہ کا ذکر بھی کئی بار الفضل میں کیا جا چکا ہے۔ اور قریبا یہ سب ادارے اپنا مقصد یہی ظاہر کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں اسلام کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کی اجتماعی اور قومی زندگی کی مستحکم بنیاد رکھی جائے۔ اور دنیا میں اسلام کو بذریعہ تبلیغ سر بلند کیا جائے۔ ایک طرف تو یہ کوشش اور جدو جہد ہے کہ ایسا ہو سکے۔ اور دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ سب کچھ بنا بنایا موجود ہے تبلیغ اسلام کا بہترین نظام قائم ہو چکا ہے۔ اور اس کے ماتحت دنیا کے تمام ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام ہو رہی ہے۔ ہزاروں وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کیا کرتے تھے۔ آج آپ پر درود و صلوٰۃ بھیج رہے ہیں۔ تبلیغی مرکز۔ تبلیغی لائبریری اور قومی بیت المال سب کچھ قائم ہے۔ اور قریبًا نصف صدی سے نہایت کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ ایک طرف تو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ دنیا میں اسلام کی اشاعت کی جا رہی ہے اور دوسری طرف ایک ایسی جماعت قائم ہے۔ جو عملی طور پر اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ اور قائم کر رہی ہے۔ وہ ہر ایک بات میں اسلامی ہدایات کو پیش نظر رکھتی ہے۔ انہی کے مطابق قدم اٹھاتی ہے۔ اور اپنے عمل سے اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کر رہی ہے۔ اس جماعت کی طاقت و قوت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کی ترقی اس کی صداقت پر ایک محکم دلیل ہے مگر حیرت ہے۔ کہ جو لوگ منہ سے یہ سب کچھ دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں۔ جو پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر بڑے زور کے ساتھ قوم کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جو اخباروں میں اس موضوع پر بڑے بڑے آرٹیکل لکھتے ہوئے کہ یہ ہونا چاہیئے وہ ہونا چاہیئے۔ وہ اس طرف کیوں نظر نہیں اٹھاتے۔ جہاں وہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ جو ان کے خیال میں ہونا چاہیئے۔ وہ اس مقام کی طرف کیوں نہیں لوٹتے۔ جہاں ان کے شیریں خواب کی نہایت واضح تعبیر موجود ہے۔ اور کیوں اس مرکز کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک نہیں کرتے۔ جس کا وجود ان کے نزدیک مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ ہے۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کوئی ایسا تبلیغی مرکز چاہتے ہیں۔ جو ان کی تحریک کے نتیجہ میں قائم ہوا ہو۔ وہی بیت المال اور وہی لائبریری ان کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ جس کے قیام میں ان کا ہاتھ ہو۔ کیا ان کی یہ سب تحریکات اس لئے ہیں کہ اپنے لئے ایک راہ قیادت پیدا کی جائے۔ لیکن نہیں ہمیں ان کی نیک نیتی پر شبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ نہایت درد اور دلسوزی کے ساتھ ہم ان کی خدمت میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ بھائیو! جب آپ کے خواب کی تعبیر سامنے موجود ہے۔ تو پھر آپ کیوں ادھر اُدھر پھر کر وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور کیوں اس راستہ پر نہیں آ جاتے۔ جو آپ کے نزدیک بھی منزل تک پہنچنے کا صحیح راستہ ہے۔

کیا آپ اس لئے اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ بعض مولوی اور ملانے احمدیت کے خلاف ہیں۔ اس کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور احمدیوں کو کافر بتاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر ان کے نزدیک اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ مگر بھائیو! اعتراضات۔ جرح اور عیب چینی کا سلسلہ تو نہ آج تک ختم ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا کونسا ایسا نبی اور خدا تعالےٰ کا محبوب گذرا ہے۔ جو ان فتووں اور ان اعتراضات سے بچا ہو۔ اور دنیا میں کب کوئی ایسی صداقت کی حامل جماعت قائم ہوئی ہے۔ جس پر اعتراضات کی بوچھاڑ نہ ہوئی ہو۔ اور جس کی خوبیوں کو بھی عیوب کی صورت نہ دی گئی ہو۔ پس جب یہ ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ تو آپ ان چیزوں کو خواہ مخواہ اہمیت دے کر کیوں نقصان اٹھاتے ہیں۔ معترضین کے اعتراضات اور باتیں کرنے والوں کی باتیں تو کبھی بھی ختم نہ ہوں گی۔ آپ نتائج کو دیکھیں۔ اور انجام پر نگاہ ڈالیں۔ باتوں کو نہیں بلکہ عمل کو دیکھیں اور بے سروپا اعتراضات کی وجہ سے اپنے اصل مقصد سے دُور نہ ہو جائیں۔

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۴۳ء تک بنام قاضی عبد الرحمن صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں

المشتہر غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ خاندانی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سندات
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے (۴) میٹرک پاس یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ پاس سے برابر تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جاسکتی ہیں (۶) صحت کے متعلق ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط ۵، ۶ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں

نوٹ۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی فرضی ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ خواہ وہ امیدوار صدر انجمن احمدیہ کی عارضی بورڈ (یعنی ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال) کے منظور شدہ ہی ہوں۔

(۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور ۲۰-۱-۲۵ کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ بیس روپے اور اس کے علاوہ چھ روپے ماہوار قحط الاؤنس ہوگا۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔

(۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار

نماز

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

مُنکر و فحشا سے انساں کو بچاتی ہے نماز
رحمتیں اور برکتیں ہمراہ لاتی ہے نماز

ابتدا سے انتہا تک ہے سراسر یہ دُعا
آدمی کو حق تعالیٰ سے بلاتی ہے نماز

ذکر و شُکر اللہ کا ہے مومن کا ہے معراج یہ
پنجگانہ وصل کے ساغر پلاتی ہے نماز

قصرِ جاناں سے اذاں کی جونہی آتی ہے ندا
عاشقوں کو یار کی چوکھٹ پہ لاتی ہے نماز

جُھک گئے ہیں۔ دست بستہ ہیں جبیں ہے خاک پر
عاجزی کس کس طرح اُن سے کراتی ہے نماز

ہے توجہ اور تضرع اور تبتل اور خشوع
رنگ کیا کیا طالبِ حق پر چڑھاتی ہے نماز

ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں محمود و ایاز
یہ سلوک اور یہ مساوات ہیں سکھاتی ہے نماز

پاکبازی اور طہارت۔ وقت کی پابندیاں
قدر دانوں کو سبق ایسے پڑھاتی ہے نماز

ہے ذریعہ روز و شب آپس میں ملنے کا عجب
اتحادُ المسلمیں از بر کراتی ہے نماز

امتیاز کافر و مسلم یہی اک چیز ہے
کون نوری۔ کون ناری۔ یہ بتاتی ہے نماز

ہر عبادت ختم ہو جاتی ہے دُنیا میں یہیں
اہلِ جنت کے لئے پر۔ واں بھی جاتی ہے نماز

جو نمازوں میں دُعا ہو۔ ہے اجابت کے قریب
اُس دُعا کو تو نشانہ پر بٹھاتی ہے نماز

دِل نمازی کا گرفتارِ گنہ کیونکر ہو۔ جب
اُس میں ہر دم یادِ مولیٰ کی رچاتی ہے نماز

رقتِ دِل چونکہ پنہاں اسکے ارکانوں میں ہے
کیسی کیسی گریہ و زاری کراتی ہے نماز

حشر کے دن سب سے پہلے آئے گی میزان پر
دیکھنا پھر کس طرح سے بخشواتی ہے نماز

ہے صفائے جسم بھی۔ اور ہے جِلائے رُوح بھی
جان و تن کی میل ہر لحظہ چھڑاتی ہے نماز

حضرتِ باری کو "پہلے آسماں" پر ہر سحر
عرش سے وقتِ تہجد کھینچ لاتی ہے نماز

رُوح جب ہوتی ہے حاضر پیشِ ربّ العالمیں
کیسی کیسی پھر مناجاتیں سکھاتی ہے نماز

عیدگاہ میں عید کے دن۔ روبہ غیر اقوام کے
اہمیّتِ پرستش اپنا کیا اچھا بٹھاتی ہے نماز

زندگی ہے نخلِ ایماں کی یہی آبِ حیات
موت ہے۔ ضائع اگر کوئی بھی جاتی ہے نماز

اے خدا ہم کو عطا کر۔ اور ہماری نسل کو
نعمتیں اور بخششیں۔ جو جو بھی لاتی ہے نماز

(آمین)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱۰)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ایک مضمون اسلام پر پڑھنے کے لئے آریوں کے سالانہ جلسہ لاہور میں بھیجا۔ (سالانہ جلسہ ختم ہونے کے بعد ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں ۲-۳-۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو روزانہ مغرب کے بعد مختلف نمائندگان مذاہب کی طرف سے "کونسی کتاب الہامی ہے؟" کے موضوع پر مضامین سنائے جاتے رہے۔ مرتب) واپسی پر حضرت اقدس کو یہ معلوم ہوا۔ کہ آریوں نے حضرت اقدس کا مضمون سننے سے قبل (نہیں۔ بلکہ تمام مدعوشدہ نمائندگان کے مضامین پڑھے جانے کے بعد۔ مرتب) جب اپنا مضمون پڑھا۔ تو اس میں حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ تو حضرت مولوی صاحب سے بھری مجلس میں فرمایا۔ کہ آپ کیوں وہاں ٹھہرے رہے۔ اور کیوں نہ اٹھ کر چلے آئے۔

(۱۱)

ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم و ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم ہر دو رخصت پر قادیان آئے ہوئے تھے۔ تو ان دنوں صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب کو بخار تھا (یہ صاحبزادہ صاحب کی مرض الموت تھی) حضور علیہ السلام نے ہر دو ڈاکٹر صاحبان کو مشورہ کے لئے بلایا میں بھی ڈاکٹر صاحبان کے ساتھ اندر چلا گیا۔ صاحبزادہ صاحب کی چارپائی بیت الدعا سے ملحقہ دالان میں تھی۔ صاحبزادہ صاحب کو اجابت نہ ہوتی تھی۔ اس لئے شیر خشت اندرونی طور پر اور صابون کا جموں بیرونی طور پر تجویز ہوا۔ مگر دوسرے روز صاحبزادہ صاحب کی وفات ہوگئی۔ میں نے دیکھا حضرت اقدس بیماری کے ایام میں علاج میں بڑے منہمک تھے۔ اور دوا اور دعا میں بھی بڑی کوشش فرما رہے تھے۔ مگر وفات کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر الگ ہو گئے۔ اور حضور علیہ السلام نے ان دنوں ایسی تقریریں فرمائیں۔ جن کا ماحصل یہ تھا۔ کہ مبارک احمد الہام الٰہی کے مطابق پیدا ہوا۔ اور الہام الٰہی کے مطابق ہی وفات پا گیا۔

(۱۲)

ایک دفعہ صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے عزیز مرزا مبارک احمد خفا ہو گئے۔ اور بچپن کی ضد ایسی کی۔ کہ صاحبزادی صاحبہ ہر طرح مناتی تھیں مگر وہ نہ مانتے تھے۔ آخر بی بی صاحبہ حضرت اقدس کے پاس گئیں۔ اور کہا اباجی مبارک مجھ سے خفا ہو گیا ہے۔ مانتا نہیں ضد کرتا ہے حضور علیہ السلام جو اس وقت کسی تصنیف میں مصروف تھے۔ انہیں چند اشعار لکھ کر دے دیئے۔ انہوں نے وہ میاں صاحب کے سامنے جا کر پڑھ دیئے۔ سنتے ہی وہ خوش ہو گئے۔

مبارک کو میں نے ستایا نہیں
کبھی میرے دل میں یہ آیا نہیں
میں بھائی کو کیوں کر ستا سکتی ہوں
وہ کیا میری اماں کا جایا نہیں
الٰہی خطا کردے میری معاف
کہ تجھ بن تو رب الورا نہیں

(۱۳)

ایک دفعہ سیر کے دوران میں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مٹی کی ہنڈیا میں پکا ہوا کھانا دیگچی کی نسبت بہتر ہوتا ہے نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی مستری لوہے کی ہنڈیا بنائے۔ اور اس میں کھانا پکایا جائے۔ تو اس میں کچھ نہ کچھ فولاد کا جزو ضرور مل جائے گا۔ اس سے کھانا مقوی ہو جائے گا۔

(۱۴)

ایک دفعہ کسی انگریزی خواں دوست نے انگریزی زبان کے متعلق کہا۔ کہ وہ مختصر الفاظ میں زیادہ مطلب ادا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ انگریزی میں میرا پانی کا کیا ترجمہ ہے۔ انہوں نے کہا مائی واٹر حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ مطلب تو عربی میں لفظ مائی سے ادا ہو جاتا ہے۔ (عربی میں مائی کے معنے میرا پانی ہے)

(۱۵)

حضور علیہ السلام کی عادت تھی۔ کہ جب کوئی مہمان بات کرتا۔ توجہ سے سنتے کبھی اس کی بات کو نہ کاٹتے۔ جب وہ کہہ چکتا۔ تو پھر حضور علیہ السلام خود گفتگو شروع فرماتے۔ حضور علیہ السلام کا تکیہ کلام "اصل میں بات یہ ہے" تھا۔ اپنی بات کو اصل میں بات یہ ہے کہہ کر شروع فرماتے۔ تقریر کے وقت ابتداء دھیمی آواز سے ہوتی۔ مگر رفتہ رفتہ خوب بلند ہو جاتی

(۱۶)

ایک دفعہ ایک فوٹو گرافر لاہور سے آیا۔ جس کی دکان انارکلی میں ہے۔ اس سے حضور علیہ السلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول (جہاں اب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ہے مرتب) کے صحن میں (کرسی پر) بیٹھ کر تصویر کھنچوائی۔

(۱۷)

ایک دفعہ کسی امر کے تذکرہ کے ضمن میں فرمایا۔ کہ دعا کے لئے تعلق کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ کسی بزرگ کے پاس کوئی شخص جس کا ایک تمسک گم ہو گیا تھا۔ دعا کے لئے آیا۔ اس بزرگ نے اس سے کہا۔ کہ چار آنے کا حلوا لاؤ۔ چنانچہ وہ حلوا لینے گیا۔ حلوائی جب حلوا دینے کے لئے ردی کے کاغذ میں ڈالنے لگا۔ تو اس شخص نے دیکھا۔ کہ وہ ردی کا کاغذ ہی اس شخص کا گمشدہ تمسک ہے۔ اس نے کہا کہ اس پر حلوہ ڈال کر اسے خراب نہ کرنا۔ چنانچہ وہ کسی اور کاغذ پر حلوا ڈلوا کر اس بزرگ کے پاس لایا۔ اور اپنا گمشدہ تمسک مل جانے کا ذکر بھی سنایا

(۱۸)

ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے فرمایا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ایک محبت آمیز خط لکھیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک خط جس کا نام "رقیمۃ الوداد" تھا تبلیغی رنگ میں لکھا۔ اور حضور علیہ السلام کو سنایا۔

(۱۹)

میرے قیام کے دوران میں مرزا فضل احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ملتان سے قادیان لایا گیا (ملتان میں آپ سب انسپکٹر پولیس تھے۔ وہیں بیمار ہوئے اور وہیں فوت ہوئے) حضرت اقدس کو مخالف رشتہ داروں نے اطلاع دی۔ حضرت اقدس نے کہلا بھیجا۔ کہ جاؤ دفن کردو۔ حضور علیہ السلام جنازہ میں شامل نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی جماعت کے کسی فرد کو جنازہ میں شامل ہونے کا حکم دیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے مسجد مبارک میں بیٹھے ہوئے تقریر فرمائی تھی۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ جو خدا تعالیٰ کا نہیں بنتا۔ وہ ہمارا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ آپ سب لوگ جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ ہماری اولاد ہیں۔

شیعہ اصحاب کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل

۲-۳-۴ رجولائی قادیان میں شیعہ اصحاب نے ایک جلسہ کیا۔ اس موقعہ پر اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل ٹریکٹ طبع ہو کر ان میں تقسیم کیا گیا۔

(۱)

پیارے بھائیو! آج جبکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ۔ حضرت سرور کائنات فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ۔ حضرت امیر المومنین شیر خدا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محترم فرزند حضرت فاطمۃ الزہراء جگر گوشہ رسولؐ رضی اللہ عنہا کے آنکھ کے نور اور تمام امت محمدیہ کے دل کے سرور سید الشہداء حضرت فاتح کربلا امام مظلوم حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غم میں چاک گریباں باچشم گریاں ماتم کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنی قلبی محبت اور والہانہ عقیدت کا تحفہ جناب سید الشہداء رضؓ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے اس رنگ میں حاضر ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی خدا کے اس برگزیدہ پاک و مطہر وجود کے اس جانگداز سانحہ اور روح فرسا حادثہ میں جو کرب و بلا کے خونی میدان میں ۶۸۰ء میں پیش آیا۔ اور جس کمینہ پن کا ثبوت قاتلان اہل بیت نے دیا، دلی رنج و اندوہ ہے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے اسوہ حسنہ کی پیروی کی از بس آرزو ہے۔ کیونکہ حضرت امام الزمان مجدد دوران مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تعلیم اس بارے میں ہمارے لئے نہایت واضح اور واجب العمل ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر۔ مگر وہی جو انہی میں سے ہے دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی"۔

(فتاویٰ احمدیہ صـ۲۳)

پیارے بھائیو! حضرت امام ہمام علیہ السلام کی اس پاکیزہ تعلیم کے نتیجہ میں ہماری جماعت میں کئی برگزیدوں نے کشت اسلام کی آبیاری کے لئے اپنے لہو کا دریا رواں کیا۔ اور "اسلام زندہ ہوتا ہی ہر کربلا کے بعد" کے سچے مقولہ کے ماتحت اسلام کے زندہ کرنے کے لئے کربلا کے واقعہ کا اعادہ کیا رحمۃ اللہ و برکاتہ علیہم۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے بھی کابل کی سنگلاخ سرزمین میں حق کی حمایت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنے خون کی نہر جاری کی۔ خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکات شہید کربلا اور شہید کابل پر نازل ہوں ؎

محترم بھائیو! باوجودیکہ ہم جماعت احمدیہ کے افراد، عاشق صادق۔ امام برحق شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ دلی عقیدت اور قلبی محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کے غم میں آپ سے بھی زیادہ مبتلا ہیں۔ مگر آپ کے مروجہ طریق ماتم میں اس لئے شریک نہیں ہو سکتے کہ اسے خلاف کتاب اللہ اور خلاف تعلیم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وعلیہ و آلہ وسلم اور آئمہ مطہرین سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے حقائق ہمارے اس دعویٰ پر شاہد ناطق ہیں۔

(۲)

(۱) قرآن مجید کی تعلیم مصیبت کے وارد ہونے کے موقعہ پر یہ ہے کہ انسان راضی بقضاء ہو کر یہ کہے۔ فرمایا:-

وبشر الصابرین والذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں چنانچہ آپ حضرات کی صحاح اربعہ میں سے "من لا یحضرہ الفقیہ" جلد ۱ صـ۱ پر حضرات اہل بیت کرام کا طریق اسی آیت کے مطابق یہ لکھا ہے

"انا اھل البیت نجزع قبل المصیبۃ فاذا نزل امر اللہ عز و جل رضینا بقضائہ وسلمنا لامرہ؛ ولیس لنا ان نکرہ ما احب اللہ لنا"

یعنی ہم اہل بیت کا طریق یہ ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ مگر جب خدا کا حکم آجائے۔ تو ہم اس کے فیصلہ پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور معاملہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم اسے ناپسند کریں۔ جو خدا نے ہمارے لئے پسند کیا ہے۔

(۲) مصیبت کے وقت بین کرنا۔ واویلا مچانا۔ منہ پر تھپڑ مارنا۔ کپڑے سیاہ کرنا۔ سب منع ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لیتے وقت جو عہد لیا وہ یہ ہے:-

"ولا تَلْطُمْنَ خَدًّا ولا تَخْمُشْنَ وجھًا ولا تَنْتِفْنَ شَعْرًا۔ ولا تُشَقِّقْنَ جَیْبًا ولا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا ولا تَدْعِیْنَ بِوَیْلٍ

(تفسیر صافی صـ۱۱۳ سورۃ الممتحنہ)

کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا اور نہ منہ خراشنا اور نہ بال نوچنا اور نہ چاک گریبان ہونا اور نہ کپڑے سیاہ کرنا اور نہ ہلاکت کی بددعائیں کرنا۔

حضرت فاطمۃ البتولؓ جگر گوشہ رسولؐ کو آنحضرتؐ کی خاص وصیت

"اے فاطمہ چوں بمیرم۔ روئے خود را برائے من مخراش وگیسوئے خود را پریشان مکن و واویلا مگو و بر من نوحہ مکن و نوحہ گراں را مطلب" (حیاۃ القلوب جلد ۲ صـ۶۵۴)

اے فاطمہ جب میرا وصال ہو جائے۔ تو میرے لئے اپنے چہرہ کو نہ خراشیو اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کیجیو اور واویلا نہ مچائیو اور نہ نوحہ کرنیوالیوں کو بلائیو۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال تمام مصائب سے بڑھکر ہے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں:-

"وَاِنَّ الْجَزَعَ لَقَبِیْحٌ اِلَّا عَلَیْکَ وَ اِنَّ الْمُصَابَ بِکَ لَجَلِیْلٌ وَاِنَّہٗ قَبْلَکَ وَ بَعْدَکَ لَجَلَلٌ" (نہج البلاغہ ورق صـ۳۵)

یعنی جزع فزع کرنا ضرور برا ہے۔ مگر (اے نبی) تجھ پر برا نہیں۔ اور تیری وجہ سے جو رنج پہنچے وہ بہت بڑا ہے۔ اور یقیناً تجھ سے پہلے اور بعد کی مصیبت ضرور ہلکی ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جو مصیبت میں مبتلا ہو فلیذکر مصابہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم فانہ من اعظم المصائب (فروع کافی کتاب الجنائز)

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے

صدمہ کو یاد کرے کیونکہ وہ تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔

(۴) تعزیہ بنانا یعنی تابوت نکالنا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔
"مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ"۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۶۱)
جو قبر کی تجدید کرتا ہے یا اس کی تمثیل بناتا یعنی تابوت وغیرہ بناتا ہے۔ وہ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ تابوت بنانے کی رسم حضرات اہل بیت اور بارہ ائمہ مطہرین میں سے کسی نے جاری نہیں کی بلکہ بعد کی ایجاد ہے۔

(۵) موجودہ طریق ماتم سے انسان کے نیک اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"یَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلٰی قَدْرِ الْمُصِیْبَةِ وَمَنْ ضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ مُصِیْبَتِہٖ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔" (نہج البلاغہ شہدی ورق صفحہ ۱۳۸) یعنی صبر مصیبت کے اندازے کے مطابق نازل ہوتا ہے۔ اور جس نے مصیبت کے وقت اپنی ران پر ہاتھ مارا تو اس کا اجر باطل ہو گیا۔

(۶) ماتم کرنیوالوں کی سزا قیامت کے دن۔
"اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روز قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ و جامہ از جرب براو پوشانند" (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۴۴)
یعنے اگر ماتم کرنیوالا مرنے سے پہلے توبہ نہ کرلے۔ تو جب قیامت کے روز کھڑا کیا جائیگا تو تانبے کا خارش پیدا کرنے والا لباس اُسے پہنایا جائے گا۔

(۷) مصیبت کے وارد ہونے پر کون اجر کا مستحق ہے اور کون سزا کا۔
حضرت ابو جعفر رضہ فرماتے ہیں:۔
"اَلصُّرَاخُ بِالْوَیْلِ وَالْعَوِیْلِ وَلَطْمُ الْوَجْہِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِیْ وَمَنْ اَقَامَ النَّوَاحَۃَ فَقَدْ تَرَکَ الصَّبْرُ وَاَخَذَ فِیْ غَیْرِ طَرِیْقِہٖ وَمَنْ صَبَرَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ رَضِیَ بِمَا صَنَعَ اللّٰہُ وَوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذَالِکَ جَرٰی عَلَیْہِ الْقَضَاءُ وَھُوَ ذَمِیْمٌ وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْرَہٗ"۔
(فروع کافی کتاب الجنائز صفحہ ۱۲۱)
یعنے واویلا اور بین کرنا۔ منہ پیٹنا اور سینہ کوبی کرنا اور پیشانی کے بال نوچنا۔ اور جس نے ماتم کرایا تو اس نے صبر کو چھوڑ دیا اور غیر مناسب راستہ اختیار کیا۔ اور جس نے صبر کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ کہا اور اللہ کی تعریف کی تو وہ اللہ کے فعل پر راضی ہوا۔ ایسے شخص کو خدا کی طرف سے اجر ملے گا۔ اور جس نے ایسا نہ کیا۔ اُس پر خدا کا فیصلہ ایسے حال میں جاری ہوگا۔ کہ وہ قابل مذمت ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ اس کا اجر گرا دے گا۔

پس مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے پاک رسولؐ اور ائمہ مطہرین کے نزدیک تعزیہ نکالنا۔ مجالس ماتم قائم کرنا۔ واویلا اور بین کرنا۔ سینہ کوبی کرنا۔ بال نوچنا۔ سیاہ کپڑے پہننا۔ سراسر ممنوع بلکہ قابل مواخذہ اور اجر کو ضائع کرنے والے افعال ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی کامل اقتداء کی جائے اور دین اسلام کی زندگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیاری کی جائے جن لوگوں نے یہ فعل کیا۔ خدا خود انہیں اس کی سزا دے گا۔ ہمیں اس کی قضا پر بہر حال راضی رہنا چاہیئے۔ اور صبر کرنا چاہیئے۔

(۳)

محترم بھائیو! وہ عظیم الشان امام (جسے ابھی تک دُنیا کا ایک حصہ امام غائب ہی سمجھتا ہے) ظاہر ہو چکا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کی تصدیق میں وہ تمام نشانات جو کتب مقدسہ میں اس کے ظہور سے وابستہ بیان کئے گئے ہیں۔ ظاہر کر دئے ہیں۔ مثلاً

(۱) سورج اور چاند کو رمضان شریف کے مہینے میں گرہن لگنا (دار قطنی)۔ جو ۱۳۱۱ھ میں لگ چکا ہے (۲) دُمدار ستارہ کا ظاہر ہونا (۳) طاعون کا پھوٹنا (۴) قوموں اور بادشاہتوں کا ایک دوسرے پر چڑھائی کرنا (بائبل) (۵) اونٹوں کا بیکار ہونا (۶) کلوں کا ایجاد ہونا (۷) یاجوج ماجوج اور دجال کا ظاہر ہونا (۸) اسلام اور مسلمانوں کا کمزور ہو جانا۔ وغیر ذالک۔

بھائیو! ان حقائق پر نظر رکھتے ہوئے لاریب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنے دعویٰ (مسیح موعود و مہدی معہود) میں صادق اور سچے ہیں۔ اگر اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آپ کی صداقت کے بارے میں شک ہو۔ تو مندرجہ ذیل طریق سے (جسے سینکڑوں انسانوں نے آزما کر فائدہ اٹھایا ہے) آپ کی صداقت معلوم کر سکتا ہے۔ وہ طریق یہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دُعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردُود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے یا مردُود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف۔ یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردُود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ . . . . دونوں پہلوؤں بُغض اور محبت سے الگ ہو کر اُس نے ہدایت کی روشنی مانگ کر دو، ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سوائے حق کے طالبو! ان مولوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اُٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اُس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔ اور دیکھو۔ کہ اب میں نے یہ رُوحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ المبلغ غلام احمد عفی عنہ"۔
(نشان آسمانی صفحہ ۳۸ و ۳۹)

سابقون اولون کا دُوسرا دَور

تحریک جدید کے ہر مجاہد کو جس کا سال نہم ابھی تک قابل ادا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ۳۱ جولائی تک کی ادائیگی اسے سابقون اولون کے دُوسرے دَور میں شامل کر دے گی۔

وہ احباب جو قسط وار دے رہے ہیں۔ اور ان کی قسطیں تھوڑی رہ گئی ہیں۔ یا وہ جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں دینے کا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکے۔ یا وہ جن کا وعدہ جولائی کا ہے۔ وہ آج سے ہی اس جد و جہد میں لگ جائیں۔ کہ ۳۱ جولائی سے قبل ادا کر سکیں۔ تا وہ سابقون کے دُوسرے دَور میں تو آ جائیں۔ نیز وہ احباب جن کا وعدہ ہے۔ کہ اگست، ستمبر، اکتوبر یا نومبر میں دیں گے۔ ان میں سے ایک معتد بہ حصہ تو ۳۱ مئی تک ادا کر چکا ہے۔ مگر صرف ایک حصہ ادا کرنے والا ہے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ۳۱ جولائی تک اس لئے ادا کر دیں۔ کہ تا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے زیادہ ثواب کے لینے والے ہوں۔ ساتھ ہی زمیندار احباب سُن لیں۔ کہ ان کا ۳۱ جولائی تک سال نہم کا چندہ ادا کرنا سابقون اولون کے گروہ خاص میں آنا ہے۔ کیونکہ ان کی فصل جون میں نکل آتی ہے۔ اور ادا کرنے کے لئے پہلا موقعہ جولائی ہی ہے۔ پس وہ بھی ۳۱ جولائی تک ادا کر کے سابقون اولون کے گروہ خاص میں شامل ہونے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

جاپانیوں کی مذہب میں مداخلت

مشرق بعید میں جاپانیوں کے مقبوضہ علاقوں میں آباد عیسائیوں اور مسلمانوں میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہے۔ کیونکہ اخبار "سکاٹسمین" کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق جاپان ان علاقوں میں رائج مذاہب کو جاپان کے مقاصد اور نصب العین کے ماتحت کرنے کی فکر میں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے مذہبی عقیدے میں جاپان کے شہنشاہ میکاڈو کو اسی طرح خدا کا اوتار مانیں جس طرح جاپانی مانتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے جاپانیوں نے ہانگ کانگ شنگھائی اور شمالی چین کے مختلف مقامات پر جاپانی عیسائی اور مسلم مشن قائم کئے ہیں۔ جو باقی عیسائیوں اور مسلمانوں میں اس عقیدے کی تبلیغ کرتے ہیں

تقرر امراء

(۱) مولوی دوست محمد صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۲۳ مئی ۴۳ء سے ۱۵ جون ۴۳ء تک کلکتہ سے غیر حاضر رہے ہیں۔ اور اس دوران میں مولوی دوست محمد نعمان صاحب عہدۂ امارت کے متعلق کام کرتے رہے ہیں جس کی منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحمت فرمادی ہے۔ (۲) نیز حضور نے ملک محمد اشرف صاحب کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک نائب امیر مقرر فرمایا ہے

(ناظر اعلیٰ قادیان)

وی۔ پی وصول کرنے میں براہ مہربانی غفلت نہ برتیئے۔ کیونکہ آپ کی تھوڑی سی غفلت الفضل کے لئے نقصان کا موجب ہو جاتی ہے۔ (مینیجر)

فوجی محکموں کے لئے

کلرکوں کی ضرورت ہے!

مفت ٹریننگ
معقول تنخواہ
مزید ترقی کے امکانات
لکھنے پڑھنے کے کاموں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کے لئے بہترین موقع

حکومتِ ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم میں آج ہی داخل ہو کر مفت ٹریننگ اور ملازمت حاصل کیجئے۔

حکومت ہند نے محکمہ تعلیمات پنجاب کی مدد سے کلرکوں کی تربیت کے لئے ۶ ٹریننگ سنٹر قائم کئے ہیں۔ جہاں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے

(۱) ٹائپ کرنا ٹائپ رائٹنگ (Type-writing) (۲) مختصر نویسی شارٹ ہینڈ (Shorthand)

(۳) خلاصہ نویسی (پریسے رائٹنگ) (Precis-writing) (۴) دفتری و سرکاری خط و کتابت Official Correspondence

(۵) حساب کتاب رکھنا (اکونٹنسی) Simple Accontancy وغیرہ وغیرہ

ٹریننگ کی مدت تین سے چار ماہ تک

شرائط داخلہ (ا) ہر امیدوار بطور فوجی ملازم بھرتی کیا جاتا ہے۔ (ب) ہر وہ شخص جو برطانوی ہند یا کسی ہندوستانی ریاست کا باشندہ ہو بلا لحاظ مذہب و ملت یا ذات پات داخل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ:۔ (۱) داخلے کے وقت اس کی عمر ۱۷ سال سے ۴۱ سال کے درمیان ہو (۲) تندرست ہو اور صحت جسمانی مقررہ معیار کے مطابق ہو (یعنی قد ۵ فٹ۔ پھیلا ہوا سینہ دو انچ۔ پھیلاؤ کے ساتھ ۳۲ انچ وزن ۱۰۵ پاؤنڈ۔ بینائی (دور کی نظر) ۶/۹ - ۶/۱۲ عینک یا بغیر عینک کے) (۳) میٹرک تعلیم حاصل کی ہو (میٹرک پاس امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

تنخواہ اور الاؤنس:۔ ٹریننگ کے دوران میں امیدوار کو ۶۳/۱۴ روپے ماہوار بطور تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

(ا) بنیادی تنخواہ - ۱۸ ماہوار۔ مشاہرہ ہنرمندی ۰-۸-۲۶ روپے ماہوار میزان ۰-۸-۴۴ ماہوار (ب) **دوسری رعائتیں**۔ مفت راشن یا اس کے عوض ۱۵ روپے ماہوار۔ مفت رہائش یا اس کے عوض ۴ روپے ماہوار۔ حجامت اور دھلائی کا الاؤنس ۱۰ آنے ماہوار۔ کل میزان ۰-۱۴-۶۳ روپے ماہوار

سیکھنے والے کو ٹریننگ کی تکمیل کے بعد "حوالدار گریڈ ۳ کلرک" کے رینک اور گریڈ پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور انہیں اس رینک کی تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ نیز انہیں وہ تمام رعائتیں بھی جاتی ہیں۔ جو ان کے مساوی درجہ کے فوجیوں کو حاصل ہیں۔ ہندوستانی فوج میں رینک اور گریڈ کی تنخواہ کی شرح حسب ذیل ہے۔

رینک اور گریڈ	رینک کی تنخواہ	گریڈ کی تنخواہ	میزان	رینک اور گریڈ	رینک کی تنخواہ	گریڈ کی تنخواہ	میزان
حوالدار گریڈ ۳	۲۷ روپے ماہوار	۳۸ روپے ماہوار	۶۵ روپے ماہوار	حوالدار گریڈ ۲	۲۷ روپے ماہوار	۵۰ روپے ماہوار	۷۷ روپے ماہوار
حوالدار گریڈ ۱	۲۷ "	۶۰ " "	۸۷ " "	جمعدار ہیڈ کلرک	۰ - ۷۵ - ۵ - ۱۰۰		۱۳۵ - ۵ - ۱۶۰

تنخواہ کے علاوہ راشن مفت۔ جائے رہائش مفت۔ کپڑے مفت اور علاج مفت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی رعائتیں دی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں حوالدار کلرک حسب ذیل شرح کے مطابق حسن کارکردگی کی تنخواہ (گوڈ سروس پے) کے مستحق ہوتے ہیں۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۱ سال کی ملازمت کے بعد ۲ روپے ماہوار نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۱ سال کی ملازمت کے بعد ۲ روپے ماہوار۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۳ سال کی ملازمت کے بعد ۶ روپے ماہوار

سمندر پار جانے یا جنگ پر خدمت انجام دینے کی صورت میں مندرجہ ذیل الاؤنس دیئے جاتے ہیں

وطن سے دوری کا الاؤنس (صرف سمندر پار جانے والوں کے لئے) ۱۱ روپے ماہوار

بھتہ (اگر حقدار ہو) " " " " ۸ " "

نوٹ:۔ حوالدار کلرک نان کمیشن افسر ہوتے ہیں اور جمعدار ہیڈ کلرک وائسرائے کمیشن افسر

ٹریننگ:۔ حسب ذیل تربیت گاہوں میں دی جائے گی

(۱) گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر (۲) گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج دھرم سالہ (۳) گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر (۴) سنٹرل ماڈل سکول لاہور (۵) وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کمرشل کلاسس لاہور (۶) گورنمنٹ ہائی سکول ملتان (۷) گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

درخواست دینے کا طریقہ

امیدواروں کو اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعے یا براہ راست اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے پاس یا ٹریننگ سنٹر کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس درخواست بھیجنی چاہیئے۔ جو موزون امیدواروں کے داخلے کا انتظام کریں گے۔ اور ٹریننگ سنٹر پہونچنے کے لئے سفر کی سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ جولائی۔ ٹوکیو میں اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی اتحادیوں کے تباہ شدہ جہازوں میں سے ۱۸ ہزار ٹن کے جہازوں کو سمندر سے نکال چکے ہیں۔ انہوں نے "پرنس آف ویلز" اور "ریپلس" کے غرق ہونے کی جگہ کا بھی اندازہ کر لیا ہے۔ چنانچہ ان دونوں کو سمندر سے نکالنے کی کوشش شروع ہو چکی ہے۔

نیویارک ۴ جولائی۔ جنرل جیرڈ مسٹر روز ویلٹ کی خاص دعوت پر بذریعہ طیارہ عازم امریکہ ہو چکے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ آپ کے جانے کا مقصد فوجی امور پر بحث کرنا ہے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ اس بات چیت میں سیاسی امور پر بھی مبادلہ افکار کریں۔

کٹک ۴ جولائی۔ مسٹر پیارے شنکر رائے پارلیمنٹری سیکرٹری نے اڑیسہ اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ صوبے کے بعض اضلاع کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کئی ایک اشخاص خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر چکے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بالاسور نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۷۰ اشخاص ضروری خوراک نہ ملنے کی وجہ سے جان بحق ہو چکے ہیں۔

سلہٹ ۴ جولائی۔ مشہور مقامی مندر میں ایک ہندو نے کالی دیوی کا بت توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے دیوی سے چند سوالات کئے تھے جن کا جواب نہ ملنے پر وہ غصے میں بھر گیا اور بت کو توڑ ڈالا۔ یہ مندر قدیم ترین مندروں میں سے ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو عورتوں کی وراثت کے بل پر بحث ہمیشہ کے لئے ترک کر دی جائے گی۔ کیونکہ عوام کے بڑے حصے اور بعض بڑے بڑے افسروں کا خیال ہے۔ کہ جنگ کے اس موقعہ پر اس قسم کے بل کی منظوری خلاف مصلحت ہوگی۔

نئی اگزیکٹو کونسل کے بعض ممبر موجودہ وقت میں بل کی منظوری کے خلاف ہیں۔ فیصلے کا اعلان مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں کر دیا جائے گا۔ جس کا سیشن ۲۶ جولائی کو شروع ہونے والا ہے۔

لنڈن ۴ جولائی۔ یہاں کے کچھ فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ ہٹلر اس بات کی ضرور کوشش کرے گا۔ کہ برطانوی جزائر پر حملہ کرے۔ تاکہ یورپ پر متوقع اتحادی حملہ کی تجویز کو ناکام کیا جا سکے۔ انگریزوں کو اپنے جزائر بچانے کی فکر لگ جائے اور یورپ پر حملہ کی سکیم ملتوی ہو جائے۔

لنڈن ۴ جولائی۔ ایک ممبر نے ایوان عام میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ آئندہ "سلطنت برطانیہ" کی بجائے "دولت مشترکہ" کی ترکیب استعمال کی جائے اور بادشاہ کے القابوں میں "پروٹیکٹر" (حامی) کا لقب بڑھایا جائے۔

لنڈن ۴ جولائی۔ جدیدہ ڈیلی میل نے مسٹر چرچل کی تازہ تقریر پر رائے زنی کرتے ہوئے مشورہ دیا ہے کہ برطانیہ ہمیشہ کے لئے امپیریلزم سے دستبردار ہو جائے گا۔ برطانوی ایمپائر کی بجائے برطانی کامن ویلتھ استعمال کیا جائے۔

قاہرہ ۴ جولائی۔ رویٹر کو معلوم ہوا ہے کہ یونان کے گوریلا دستوں کی قیادت مشرق وسطیٰ کی اتحادی افواج کی اعلیٰ کمان کو سونپ دی گئی ہے۔ یونان کے گوریلا دستوں کی آئندہ سرگرمیاں اتحادی افواج کے کمانڈر انچیف کے ماتحت ہوں گی۔

کوئٹہ ۴ جولائی۔ مسٹر جناح نے پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کے پنڈال میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قربانیاں کرو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جس طرح دوسری سلطنتیں اپنے اپنے جھنڈے رکھتی ہیں۔ اسی طرح ہم پاکستان میں اپنا جھنڈا لہرائیں گے۔ بلوچستان ایک چھوٹا صوبہ ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ پاکستان کا اہم ترین جزو ہے۔ اور جب ہم پاکستان حاصل کر لیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کا یہ صوبہ سلطنت اسلامیہ میں کس قدر نمایاں کام کرتا ہے۔

ماسکو ۶ جولائی۔ ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل صبح بہت سی جرمن فوج نے ٹینکوں کی مدد سے اوریل۔ کرسک اور بیالگراڈ کے علاقہ میں ایک سو ساٹھ میل لمبے محاذ پر زبردست حملہ کر دیا ہے۔ روسی بھی پوری طرح مقابلہ کر رہے ہیں اور کل سے ہر ایک حملہ کا منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ تاہم بعض جگہ روسی دفاع کی لائنوں میں دشمن معمولی شگاف کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ دشمن کے نقصان کا صحیح اندازہ تا حال نہیں ہو سکا۔ مگر کم سے کم چھ سو ٹینک اور ۲۰۳ طیارے برباد کئے جا چکے ہیں۔ چند روز ہوئے برابر یہ خبریں آ رہی تھیں کہ دشمن اس علاقہ میں زبردست فوج اکٹھی کر رہا ہے۔ اوریل کے علاقہ میں دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر روسی طیارے بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ تین بڑے جنکشنوں پر بمباری کر کے کافی نقصان پہنچایا گیا۔

کینبرا ۵ جولائی۔ آسٹریلین پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ ۲۱ اگست کو نئے انتخابات ہونگے۔ اور ۲۷ ستمبر تک نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ضرور بلا لیا جائے گا۔

واشنگٹن ۵ جولائی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل جاپانی طیاروں کے دو دستوں نے جزیرہ رنڈوا میں امریکن فوجوں پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر انہیں بھگا دیا گیا اور نو گرا لئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر سولہ طیاروں نے حملہ کیا۔ جن میں سے گیارہ گرا لئے گئے۔ جب سے جزائر سالومن میں یہ نیا حملہ شروع ہوا ہے۔ دو سو سے زیادہ جاپانی طیارے گرائے جا چکے ہیں۔ امریکن فوجیں منڈا کی کھاڑی میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کر رہی ہیں۔

لنڈن ۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پولینڈ کی آزاد حکومت کے وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف جنرل سکورسکی ایک ہوائی حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ آپ پولیٹیکل گفت و شنید کے سلسلہ میں مڈل ایسٹ کا دورہ کر رہے تھے۔ انکا طیارہ کل رات جبرالٹر سے پرواز کرنے کے تھوڑی دیر بعد زمین پر آ گرا۔ ان کے ساتھ انکے سٹاف کے افسر بھی تھے۔ نیز برطانی پارلیمنٹ کا ایک ممبر بھی۔ یہ سب کے سب مارے گئے۔ صرف ہوا باز زندہ ہے۔ مگر سخت مجروح ہے۔

لنڈن ۶ جولائی۔ مڈل ایسٹ کے اڈوں سے اڑ کر اتحادی طیاروں نے سسلی میں دشمن کے پانچ اہم اڈوں پر جن میں کٹانیہ اور کامیسو بھی ہیں۔ بڑے زور کے حملے کئے۔ دشمن نے زبردست مقابلہ کیا۔ بڑے زور کی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں دشمن کے ۴۹ فائٹر برباد کر دئے گئے۔ ۱۲ اتحادی طیارے بھی کام آئے۔

لنڈن ۶ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اتحادی فوجی دستوں نے کریٹ پر کئی لگاتار حملے کئے۔ دشمن کے کئی طیارے زمین پر برباد کر دئے گئے اور ایک پٹرول کا ذخیرہ اڑا دیا گیا۔ اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان فوجوں نے سمندری جہازوں سے اترنے کی کوشش کی یا ہوائی جہازوں سے۔ لنڈن ریڈیو سے اہل کریٹ کو خبردار کیا گیا ہے کہ اصل اتحادی حملہ اس جزیرہ پر شروع نہیں ہوا۔ ایسے معمولی حملوں کی وجہ سے غلطی میں مبتلا ہو کر وہ کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں کہ جس کا دشمن انتقام لے سکے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر ... قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر